السعید المجتبیٰ السعیدی السلفی

ہِلَالُ خَیرٍ وَّرُشدٍ

(قسط اوّل)

چاند دیکھنے کی دعائیں

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نئے ماہ کا چاند دیکھ کر درج ذیل دعائیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۔ اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ (ترمذی)

(ترجمہ) اے اللہ تو ہم کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ چاند دکھا۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہی ہے۔

۲۔ ھلال خیرٍ ورشدٍ، ھلال خیر ورشد، ھلال خیرٍ ورشدٍ۔ امنت بالذی خلقک۔ الحمد للہ الذی ذھب بشھرکذا وجاء بشھر کذا (ابوداؤد)

(ترجمہ) یا اللہ! اسے نیکی اور بھلائی کا چاند بنا (تین بار) میں اس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے جو اس مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لایا۔

(نوٹ) اس دعا میں ذھب بشھر کذا میں کذا کی جگہ اس ماہ کا نام لیا جائے جو گزر چکا ہو اور جاء بشھر کذا میں کذا کی جگہ اس مہینے کا نام لیا جائے جس کا چاند نظر آیا ہے مثلاً ذوالقعدہ کا مہینہ ختم ہو کر ذوالحجہ کا چاند نظر آیا ہو تو دعا کے آخری الفاظ یوں ادا کیے جائیں۔

الحمد للہ الذی ذھب بشھر ذی القعدۃ وجاء بشھر ذی الحجۃ۔

۳۔ اللہ اکبر، الحمد للہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اللھم انی اسئلک خیر ھذا الشھر واعوذبک من سوء المحشر۔ (طبرانی)

(ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے۔ نہیں ہے طاقت گناہ سے پھرنے کی اور نہیں ہے قوت نیکی کی مگر ساتھ مدد اللہ کی کے۔ اے اللہ میں اس ماہ کی بھلائی مانگتا ہوں اور محشر

کی برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں۔

فضائل و مسائل عشرہ ذوالحجہ

ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بڑی برکت اور فضیلت کا حامل ہے۔ ان دنوں میں جو بھی نیک عمل کیا جائے دوسرے دنوں کا کوئی بھی نیک عمل ثواب میں ان دنوں کا برابر نہیں۔ یہاں تک کہ ان دنوں کی نیکی کا درجہ دوسرے دنوں کے جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشرۃ قالوا یارسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلك بشیئ (بخاری شریف ج ۱۔ ص ۱۳۲)

ترجمہ۔ اللہ پاک کو نیک عمل جس قدر عشرہ ذوالحجہ میں محبوب ہوتا ہے اتنا اور دنوں میں نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی! اے اللہ کے رسول! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا محبوب نہیں ہوتا؟ فرمایا ہاں! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ مگر وہ مجاہد جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کو گیا نہ خود واپس آیا اور نہ مال تو اس کا جہاد البتہ سب سے افضل ہے۔

اس لیے ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر، توبہ، استغفار، تسبیح اور تہلیل کرنی چاہیے اور ان دنوں میں خصوصاً روزے رکھنے چاہئیں۔ اور رات کو قیام کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ان دنوں کا روزہ سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کا قیام، قیام لیلۃ القدر کے برابر ہے حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر (مشکوٰۃ ص ۱۲۸۔ ترمذی۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۲۸۔ باب صیام العشر)

ترجمہ۔ تمام دنوں میں سے اللہ کو عبادت عشرہ ذوالحجہ میں زیادہ محبوب ہوتی ہے ان دنوں کا روزہ سال کے روزوں کے برابر اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔

یوم عرفہ کی فضیلت

عرفہ ۹ ذوالحجہ کو کہتے ہیں اس دن حج کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ دن بڑی فضیلت رکھتا ہے

حدیث شریف میں ہے۔

اذا کان یوم عرفۃ ان اللہ ینزل الی السماء الدنیا فیباھی بھم الملٰئکۃ فیقول انظروا الی عبادی اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشھدکم انی غفرت لھم فیقول الملٰئکۃ یا رب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ قال یقول اللہ عزوجل قد غفرت لھم. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما من یوم اکثر عتیقا من النار من یوم عرفۃ (مشکوٰۃ ص ۲۳۹)

ترجمہ عرفہ کے دن اللہ عزوجل سماء دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے ساتھ فخر کرتے ہوئے انہیں کہتے ہیں دیکھو! میرے بندے پراگندہ سر غبار آلود حالت میں زاری کرتے ہوئے میرے پاس آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان تمام کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ! ان میں فلاں فلاں آدمی گناہگار اور مجرم بھی تو ہیں (کیا انہیں بھی بخش دیا؟) اللہ کریم جواب دیتے ہیں کہ میں نے ان کو بھی بخش دیا۔ نیز آپ نے فرمایا۔ اس روز اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

عرفہ کا روزہ

مندرجہ بالا فضیلت، رحمت اور مغفرت ذنوب کا وعدہ حجاج کرام کو ہے جو ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں بغرض حج موجود ہوں لیکن اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے جو ساری زمین پر پھیل جاتی ہے۔ اس لیے جو لوگ عذر شرعی کی بنا پر حج پر نہ جا سکے ہوں وہ اس دن روزہ رکھ کر اللہ کی رحمت اور فیضان حاصل کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

صیام یوم عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والتی بعدہ (مسلم۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۳۰)

ترجمہ: یعنی عرفہ کا روزہ رکھنے سے سال گزشتہ اور سال آئندہ (دو سال) کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(ف) حجاج کرام کو عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۳۲۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۴۰)

عید الاضحیٰ کے روزہ کی ممانعت

دس ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ کے روز روزہ رکھنے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن صوم

یوم الفطر و یوم الاضحیٰ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزہ سے منع فرما دیا ہے۔

ایام تشریق کے روزہ کی ممانعت

ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخوں کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ ان ایام میں بھی روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

عن نبیشۃ الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل و شرب و ذکر اللہ۔

ترجمہ: حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

چونکہ یہ دن اللہ کے ذکر کے بھی دن ہیں اس لیے کھانے پینے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر بھی کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی یاد میں گزارنا چاہیے۔

تکبیرات

ان دنوں میں خصوصاً اللہ کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنے کا مسنون طریقہ تکبیرات پڑھنا ہے فرمان نبوی ہے۔

زینوا اعیادکم بالتکبیر[1] اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ذوالحجہ کی صبح سے لے کر ۱۳ کی عصر تک ہر نماز کے بعد خصوصاً باآواز بلند اور دیگر اوقات میں عموماً تکبیرات کہتے رہتے۔

الفاظ تکبیر: روایات میں تکبیر کے مختلف الفاظ ملتے ہیں۔

۱۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

۲۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا۔ سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا۔

۳۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (طبرانی)

---

[1] رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط وکن نیہ نکارۃ ۱۲ - زبیدی

جو شخص قربانی کرنا چاہے

وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے پہلے حجامت بنوالے اور ناخن اتروالے۔ چاند نظر آنے کے بعد ناخن اتارنا، حجامت بنوانا اور جسم کے کسی بھی حصہ کے بال لینا اور چمڑا کاٹنا ناجائز اور ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

من رأی هلال ذی الحجة واراد ان يضحی فلا يأخذ من شعره ولا من اظفاره۔

(مشکوٰۃ بحوالہ مسلم۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۵۰۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۷۹۱)

ترجمہ: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ لینے کے بعد بال اور ناخن نہ اتارے

جسے قربانی میسر نہیں

اور اگر کوئی شخص غریب ہے اور اس وجہ سے اگر وہ قربانی نہیں دے سکا تو وہ بھی چاند نظر آنے کے بعد ناخن اور بال نہ اتارے۔ دس ذوالحجہ کو نماز عید ادا کر کے حجامت بنوائے اور ناخن اتارے اللہ پاک اسے بھی قربانی کا ثواب عطا فرمائیں گے ان شاء اللہ (نسائی۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۷۸۹)

ذبحِ عظیم

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ اہلِ مدینہ نے سال میں دو دن خوشی کے مقرر کر رکھے ہیں۔ آپ نے پوچھا۔

ما هذان اليومان؟ یہ کیسے دن ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم زمانِ جاہلیت میں ان دنوں میں کھیلا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ان دنوں کے بدلے دو دن بہترین مقرر کر دیے ہیں۔ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶۔ ابوداؤد)

آج سے تقریباً پانچ ہزار برس قبل اللہ کے برگزیدہ پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے ایک اشارے پر اپنے لختِ جگر کو قربان کرنے پر تیار ہو گئے اور اپنے عزیز بیٹے کے گلے پر چھری رکھ دی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا اور جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا کہ اس کی قربانی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو ذبحِ عظیم قرار دیا۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

فلما بلغ معه السعی قال يبنی انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری قال

یا بت افعل ما تومر ستجد نی ان شاء اللہ من الصابرین ہ فلما اسلما و تلہ للجبین ونادینٰہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین ۔ ان ھذا لھو البلاء المبین وفدینٰہ بذبح عظیم ۔ (الصافات ہ پ ۲۳)

ترجمہ: جب وہ (اسماعیل) ان (ابراہیم) کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تمہارا کیا خیال ہے۔ حضرت اسماعیل نے جواب دیا۔ اباجی! اللہ کی طرف سے آپ کو جو حکم ہوا ہے کر گزرئیے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور حضرت ابراہیم نے اپنے فرمانبردار لخت جگر کو پیشانی کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تو نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں بے شک یہ صریح آزمائش تھی اور ہم نے ان کو عظیم قربانی کا فدیہ دیا۔

باپ بیٹے کی اس قربانی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ اس نے قیامت تک آنے والی نسلوں پر لازم کر دیا کہ ہر سال دس ذوالحجہ کو ابراہیمی و اسماعیلی قربانی کی یاد تازہ کرنے[1] کے لیے اللہ کی راہ میں ہر صاحبِ استطاعت مسلمان جانور ذبح کرے۔

سنت ابراہیمی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بارگاہِ رسالت میں سوال کیا ماھذہ الاضاحی؟ یا رسول اللہ! اے اللہ کے رسول یہ قربانیاں کیا ہیں؟ (ان کی اہمیت کیا ہے) جواب ملا سنۃ ابیکم ابراھیم یہ تمہارے ابا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے (ابنِ ماجہ[2] حدیث نمبر ۳۱۲۷)

قربانی سنت مؤکدہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس برس مدینہ منورہ میں تشریف فرما رہے اور ہر سال باقاعدگی سے قربانی کرتے رہے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی (مشکوٰۃ ص ۱۲۹ بحوالہ ترمذی)

(ف) بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ فلاں کام واجب ہے یا سنت، فرض ہے یا مستحب یا نفل؟

---

[1] یاد تازہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یاد تازہ کرنے کا تصور متجددین کا ہے۔ ۱۲۔ زبیدی

[2] بسند ضعیف فیہ المجاشعی و نفیع کلاھما ساقط۔ ۱۲۔ زبیدی۔

اس ذہن کے لوگ دین کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے سنتِ نبوی کی اہمیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور دین کے حصے بخرے کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مسلمان کو بحیثیت مسلمان کے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کام آنحضرت نے کیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا ہے تو ہمیں اس پر عمل کرتے ہیں ذرا بھی پس وپیش نہیں کرنی چاہیے اور اگر نہیں کیا تو اس عمل سے باز رہنا چاہیے کیونکہ وہ کام جسے ہم نیکی سمجھ رہے ہیں نیکی نہیں الٹا گناہ، وبال اور بدعت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (القرآن)

محب السنۃ وصاحبہا حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے محمد بن سیرین نے دریافت کیا حضرت! فرمائیے کیا قربانی واجب ہے؟

آپؓ نے جو جواب دیا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا ضحٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون من بعدہ وجرت بہ السنۃ کہ میں فرض واجب کی تقسیم نہیں جانتا مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ آنحضرتؐ نے اور آپ کے بعد صحابہ نے قربانی کی۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۲۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق دیں۔ آمین

مندرجہ بالا بیان سے قربانی کی اہمیت واضح ہو گئی ہے اس لیے ہر صاحب استطاعت مسلمان کو قربانی ضرور کرنی چاہیے۔

آنحضرتؐ کا ایک اور فرمان ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یا یھا الناس ان علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۲۵۔ ابوداؤد ۲۷۸۸)

ترجمہ: لوگو! ہر خاندان پر ہر سال قربانی کرنا لازم ہے۔

صاحبِ توفیق ہونے کے باوجود قربانی نہ دینے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے۔

قربانی نہ کرنے والوں کے لیے وعید

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا (ابن ماجہ حدیث ۳۱۲۳، الترغیب والترھیب ص۲۷۸، دارقطنی ص۲۴۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استطاعت کے ہوتے ہوئے قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔

قربانی کی فضیلت

لفظ قربانی مشتق ہے قربان سے جس کے معنی ہیں ما یقصد بہ القرب، وہ چیز جس کے ذریعہ کسی کا قرب تلاش کیا جائے۔ قربانی سے چونکہ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس لیے اسے قربانی کہا جاتا ہے۔ خداوند کریم اس عمل پر راضی ہو کر بہت سا ثواب عطا کرتے ہیں اس پر راضی ہو جاتے ہیں اور سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم وانه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا (مشکوۃ ص۱۲۸ ۔ ترمذی ۔ ابن ماجہ ۔ حدیث نمبر ۳۱۲۶)

ترجمہ: قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں۔ قربانی کا جانور قیامت کو اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا نیز قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے نزدیک درجۂ قبول کو پہنچ جاتا ہے پس قربانی خوشی سے کرو۔

قربانی کا ثواب

اس عمل سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ کریم اپنے بندے سے راضی ہو جاتے ہیں احادیث میں قربانی کا بہت ثواب ذکر کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے سوال کیا فما لنا فیها یا رسول اللہ؟ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے قربانی میں کتنا ثواب ہے؟ فرمایا بکل شعرة حسنة ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ صحابہ کرامؓ نے دوبارہ دریافت کیا اور اُون؟ (کا کیا حکم ہے) فرمایا اُون کے بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی (مشکوٰۃ ص ۲۱۹ ۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۲۷)

آنحضرتؐ کی قربانی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بکبش اقرن فحیل یاکل فی سوادٍ ویمشی فی سواد وینظر فی سواد۔ (اخرجه السنة)

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا نر مینڈھا قربانی کیا جس کا منہ، ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

قربانی کا جانور خوب پالا جائے

قربانی کا جانور تندرست، طاقتور اور موٹا تازہ ہونا چاہیے۔

قال ابو امامۃ بن سہل کنا نسمن الاضحیۃ بالمدینۃ وکان المسلمون یسمنون (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ہم اور دوسرے مسلمان قربانی کے جانوروں کو پال پال کر خوب موٹا کیا کرتے تھے۔

قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہیے

معیوب جانور کی قربانی صحیح نہیں۔ اس لیے جانور خریدتے وقت اچھی طرح دیکھ لینا چاہیے کہ اس کی آنکھوں میں، کانوں میں، سینگوں میں یا کسی اور عضو میں کوئی عیب تو نہیں۔؟

عن علی رضی اللہ عنہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین و الاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی (مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

ترجمہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جانور کی آنکھوں اور کانوں کو خوب غور سے دیکھ لیں (کہ ان میں کوئی عیب تو نہیں) اور ہمیں اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا تھا جس کے کان کا اگلا حصہ، پچھلا حصہ کٹا ہوا ہو یا کان پھٹا ہوا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ آپ بیان فرمائیں کہ کون کون سے جانور کی قربانی نہ کی جائے تو آپ نے ہاتھ مبارک کے اشارہ سے چار کا اشارہ کیا یعنی چار قسم کے جانور کی قربانی نہ کی جائے۔

(۱) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو (۲) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو (۳) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو (۴) کمزور اور بڈھا جس کی ہڈیوں اور جوڑوں میں گودا اور مغز باقی نہ رہا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد حدیث ۲۸۰۲۔ ابن ماجہ حدیث ۳۱۴۴) ابن ماجہ کی ایک روایت میں ناک کٹے جانور کی قربانی سے بھی نہی آئی ہے (حدیث ۳۱۴۲)

مقصد یہ کہ کان کٹے، کان پھٹے، کان میں سوراخ والے، دانت کا کچھ حصہ ٹوٹے ہوئے، ناک کٹے، مکمل یا کچھ حصہ دم کٹے یا سینگ کٹے یا سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کی قربانی صحیح نہیں۔

بعض الناس کہتے ہیں کہ جانور کا سینگ، کان، ناک یا دم وغیرہ تہائی سے کم ٹوٹا ہو تو اس

کی قربانی جائز اور صحیح ہے لیکن یاد رہے ان کا یہ مسئلہ من گھڑت، غلط اور احادیث صحیحہ کے بالکل خلاف ہے۔ حدیثِ پاک ملاحظہ ہو۔

انہ سمع علیا یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یضحی باعضب القرن والاذن (ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۴۵)

ترجمہ: کہ آنحضرت نے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمادیا ہے۔

(ف) اب اس روایت میں تہائی سے کم وغیرہ کا ذکر تک نہیں اور نہ ہی حدیث کی کسی دوسری کتاب میں اس قسم کا مسئلہ ہے۔ مطلب یہ کہ اگر کان کٹا ہوا ہو خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو یا کان میں سوراخ بالکل معمولی بھی ہو تب بھی اس کی قربانی صحیح نہیں۔ اسی طرح سینگ کا معاملہ ہے۔

شعار

شعار علامت کو کہتے ہیں جو جانور حرم میں بھیجے جائیں ان کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت مقرر کی تھی کہ ان کی تقلید کی جائے یعنی اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار بنا کر ڈالا جائے اور اونٹ کی علامت تقلید کے ساتھ ساتھ اشعار بھی ہے اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پہلو پر چیر دے کر خون پہلو پر مل دیا جائے۔ یہ علامتیں اس لیے مقرر کی گئی ہیں کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ جانور حرم کے ہیں اور لوگ انھیں کچھ نہ کہیں اور حرم کی طرف ہانک دیں۔ ان دونوں باتوں اشعار اور تقلید کا ثبوت احادیث مبارکہ میں ملتا ہے۔

۱۔ عن عائشہ قالت فتلت قلائد ھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث بھا الی البیت (بخاری ج ۱ ص ۲۳۰)

۲۔ عن عائشۃ قالت کنت افتل القلائد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فیقلد الغنم (بخاری)

بعض لوگ اشعار کو مثلہ قرار دے کر اس حدیث پر عمل سے فرار کی راہ تلاش کرتے ہیں۔ ان کا اس عمل کو مثلہ قرار دینا صحیح نہیں کیونکہ یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

خصی جانور کا حکم

جانور کا خصی ہونا کوئی عیب نہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی جانور کی قربانی دی ہے۔

عن ابی سلمۃ عن عائشۃ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان اذا اراد ان یضحی اشتری کبشین عظیمین سمینین اقرنین املحین موجوئین۔

(ابن ماجہ حدیث ۳۱۲۲ - ابوداؤد حدیث ۲۷۹۵)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ اور فقیہ امت حضرت ابوہریرہؓ سے حضرت ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خرید کرتے جو موٹے سینگوں والے، رنگ سیاہی مائل اور خصی ہوتے۔

(ف) اس روایت میں خصی جانور کی قربانی کا ثبوت ہے اس لیے خصی جانور کی قربانی بلا شک و شبہ صحیح اور درست ہے۔

جانور خریدنے کے بعد اگر عیب پیدا ہو جائے

اگر شریعت مطہرہ کی عائد کردہ شروط کے مطابق بے عیب اور صحیح جانور خریدا گیا اور بعد میں اس کو کسی قسم کا کوئی عیب عارض آگیا تو کوئی حرج کی بات نہیں وہی جانور قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال ابتعنا کبشا نضحی بہ فاصاب الذئب من الیتہ و اذنہ فسألنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرنا ان نضحی بہ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۴۶ باب من اشتری اضحیۃ صحیحۃ فاصابہا عندہ شیء۔ و ایضا رواہ النسائی عن زید بن ثابت ج ۲ ص ۲۰۶)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک دفعہ قربانی کے لیے جانور خریدا کہ ایک بھیڑیے نے اس کے کان یا سرین کو کاٹ کھایا۔ ہم نے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے ہی قربان کریں[1]۔

---

[1] بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ یہ تب جائز ہے جب "ایام قربانی" میں خریدا جائے۔ پہلے کے خریدے ہوئے کی بات اور ہے۔ ان بزرگوں کے نزدیک قربانی سے پہلے اون لینے کو صحیح نہیں سمجھا جاتا۔ اگر لے لی جائے تو صدقہ کر دینی چاہیے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ چیز فی سبیل اللہ کے کھاتے میں چلی گئی ہے۔

حضورؐ نے ایک شخص کو ایک دینار دے کر قربانی لینے کو بھیجا، اس نے ایک مینڈھا لے کر اسے پھر دو دینار کے عوض فروخت کر دیا، پھر ایک دینار کا مینڈھا لیا اور دوسرا دینار حضورؐ کو واپس کر دیا۔ حضورؐ نے وہ بھی صدقہ کر دیا۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

قربانی کے جانور کی عمر

قربانی کے جانور کی عمر متعین ہے مگر سالوں کے حساب سے نہیں دانتوں کے لحاظ سے، فرمان نبوی ہے

لا تذبحوا الامسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان (مسلم، نسائی،

ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۴۱ - ابوداؤد حدیث نمبر ۲۷۹۷)

ترجمہ: نہ ذبح کرو سوائے مسنہ کے اگر نہ مل سکے تو پھر بھیڑ کا جذعہ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فاشتری اضحیة بدینار فجاء بہا و بالدینار الذی استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدینار (رواہ البخاری، ابوداؤد والترمذی اللفظ لہما)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ قربانی اب بھی قربانی کے جانور کی حیثیت سے ملحوظ رہی ہے۔ ورنہ پہلی قیمت قربانی کی قیمت سے جو دینار بچا، وہ آپ کا ہوتا۔ صدقہ کی حیثیت اختیار نہ کرتا۔ اس لیے جو نقص بعد میں واقع ہو جائے اسے قربانی کے ہی کھاتے میں شمار ہونا چاہیے۔ ۱۲ عزیز زبیدی۔

ف یہ حدیث صحیح بخاری کی ایک روایت کے ضمن میں موجود ہے لیکن بخاری نے اسکی روایت نہ کی ہے ۱۲ مدیر

اسلامی ڈائجسٹ، سلسلہ نمبر ۱

تبلیغ ایڈیشن — قیمت ۲/۲۵ روپے

۱۔ مُصلح : ایک بھگوڑے مبلغ کی داستان

۲۔ صوفی محمد عبداللہؒ : خدا رسیدگی کے دلچسپ واقعات

۳۔ ایک اہم دینی تحریک : تبلیغی جماعت۔ از: مولانا مودودی

۴۔ تبلیغ — جس طرح انبیاء نے کی۔ از: سید سلیمان ندویؒ

۵۔ عقد عثمانؓ۔ حضرت عثمانؓ کی حضرت رقیہؓ سے شادی

اور دیگر اچھے اچھے اور دلچسپ مضامین

اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کیجیے یا ہم سے طلب فرمائیے۔

مینجر: اسلامی ڈائجسٹ ۳۰۴/۳ ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور